Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ - نمبر ۲۳۲ | اتوار ۲۹/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۷ اخاء ۱۳۷۲ ہش ' ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۳

اللہ کی طرف دعوت دینا احسن قول ہے

ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر' دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلا کے طور پر تو وہ رزق ہے' جس کو اللہ سے واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے (-) تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں اور رزق اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے' جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہؓ کی حالت دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا' تو جو کچھ کسی کے پاس تھا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے اول کمبل پہن کر آ گئے۔ پھر اس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اول خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی' خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آ سکتا ہے' جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

دعا کی دردمندانہ التجا

○ مکرم نسیم مہدی صاحب مربی انچارج کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میری شریک حیات فیفیہ کی بیماری کا سن کر جس طرح احباب جماعت نے درد سے دعا کی ہے اس کے لئے خاکسار سب کا ممنون ہے اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے کہ اس نے ہمارے بابرکت نظام کے تحت ہم سب کو محبت اور اخوت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔

فیفیہ کی حالت تشویش ناک ہے اور اب تو یہ صادق آتا ہے۔

حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے

تمام بھائیوں اور بہنوں سے جن تک میری التجا پہنچے استدعا ہے کہ اپنی شبانہ روز دعائیں جاری رکھیں۔ ہمارا پیارا خدا بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ چاہے تو اک مشت خاک میں زندگی کی روح پھونک دے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰۔ اکتوبر بروز اتوار اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام مائرہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی پوتی اور محترم بشیر الدین احمد خاکی صاحب آف اسلام آباد کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

خاندانوں کے بزرگوں کے ذکر کو زندہ کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تاریخ کے اپنے ان اوراق کو کھولیں اور دیکھیں تو سہی کہ پہلے لوگ کیسے تھے اور کیا تھے؟ کن کن خاندانوں کے بزرگ کن کن قربانیوں کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے کیا کیا قربانیاں دیں۔ کس طرح وفا کے اعلیٰ نمونے دکھائے کس طرح آخری سانس تک وہ خدا کے ہو رہے اور خدا ہی کی خاطر وہ جیئے اور خدا ہی کی خاطر مرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذکر کو زندہ کرنا ضروری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جو بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ شاذ کے طور پر بہت ہی کم ارتداد کے کچھ نمونے ان نسلوں میں ملتے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ان کے اندر دین داخل ہی نہیں ہوا تھا۔ دنیا کی خاطر یا کسی اور دھوکے میں آ کر وہ دین میں داخل ہوئے خالی آئے اور خالی واپس چلے گئے۔ لیکن بہت کم مثالیں ہیں بھاری مثالیں وہ ہیں جو آخر وقت تک باوفا رہے اور ثابت قدم رہے۔ لیکن آگے نسلوں میں آپ کو وہ بات یا دکھائی نہیں دیتی یا بعض نسلیں دین سے سرک کر دور ہٹ چکی ہیں اور کوئی رابطہ نہیں رہا۔ پس آج ضرورت ہے کہ ان کو کھینچ کر واپس لایا جائے اور ان کو خدا کی طرف واپس لانے کے لئے بہترین طریق اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھا دیا ہے۔ ان سے خالی خدا کی بات کر کے دیکھیں ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی کئی ایسے لوگ ہیں جن سے میرا رابطہ ہو چکا ہے یعنی صوبہ سرحد کے دورے کرتا رہا ہوں بنگلہ دیش کے دورے کرتا رہا ہوں اور سیالکوٹ وغیرہ کی ایسی کئی دیہاتی جماعتیں ہیں وہاں دوروں وغیرہ پر رابطہ کر کے دیکھا ہے کہ جو خشک سے ہو چکے ہوں جن کے دل بجھ چکے ہوں جن میں ولولہ باقی نہ رہا ہو ان سے براہ راست خدا کے متعلق باتیں کریں۔ نصیحت کریں کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر ان کو یہ بتائیں کہ تمہارا باپ فلاں تھا اور یہ یہ کیا کرتا تھا تمہارے باپ نے احمدیت کے لئے یہ قربانیاں دیں تو ان کی آنکھوں میں ایک شمع سی جلنے لگتی ہے۔ اچانک ایک جان پیدا ہو جاتی ہے انہماک پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس ذکر کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف ان کو منتقل کریں تو وہ بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ آپ کے ساتھ قدم بقدم آگے بڑھتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے ان مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا ایک راز ہمیں سمجھا دیا ہے۔

(از خطبہ ۳۰/ اپریل ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ / اخاء ۱۳۷۲ھش — ۱۷ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

خیالات اور جذبات کی پاکیزگی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے- فرماتے ہیں-

"خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں-"

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے اعمال کا انحصار اس کے ارادوں- اس کے خیالات اس کے جذبات اور اس کی خواہشوں پر ہوتا ہے- خیالات بنیاد کا کام دیتے ہیں- خیالات پاک ہوں تو جذبات بھی پاک رہیں گے اور اگر خیالات اور جذبات پاک ہوں تو یقیناً اس کے ارادے بھی پاک رہیں گے اور انسان اپنے اعمال کے لئے اپنے ارادوں ہی کا مکلف ہے- جو کام بلا ارادہ ہو اس کا ثواب بھی کم اور اس کا عذاب بھی کم- ثواب اور عذاب تو ملتا ہے کمائی ہوئی باتوں پر- اور کمائی ہوئی باتوں کا مطلب ہے وہ باتیں جو بالارادہ کی جائیں- بے ہوشی میں کچھ کہا جائے تو اس کے لئے انسان کو مکلف نہیں گردانا جاتا- اسی طرح بلا سوچے سمجھے کچھ سرزد ہو جائے تو وہ بھی قابلِ معافی ہوتا ہے- پس ارادہ کو پاک کرنا ازحد ضروری ہے اور ارادوں کے پاک ہونے میں ہماری خواہشوں کو بہت دخل ہے- دراصل ارادہ بنتا ہی خواہش کی بنیاد پر ہے- جتنی کسی بات کی خواہش زیادہ ہو گی اتنا ہی ارادہ مضبوط ہوتا چلا جائے گا-

حضرت اقدس کے اس ارشاد میں ہمارے اعمال کے بنیادی عناصر سے ہمیں مطلع کیا گیا ہے- یہی وہ عناصر ہیں جن کے ذریعہ ہمارے اعضاء اور قویٰ راہ راست پر چلتے ہوئے ہمیں نیکیوں پر گامزن ہونے کا حوصلہ دیتے ہیں اور ہمارے دل میں یقین پیدا کرتے ہیں کہ ہمیں کیا اور کس طرح کرنا چاہئے-

اور ان سب عناصر کے حصول کے لئے بہترین اور مؤثر ذریعہ دعا ہے- یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ چاہے تو ہمیں میسر آجائیں نہ چاہے تو محروم رہ جائیں- ہمیں ہر وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خیالات ہمارے جذبات ہماری خواہشوں اور ہمارے ارادوں کو پاکیزگی عطا فرمائے-

ہونٹ سی کر کلام کرتا ہوں
اپنی پردہ دری سے ڈرتا ہوں
لوگ بامِ عروج پر پہنچے
اور میں پستیوں پہ مرتا ہوں

ابوالاقبال

رات کی گمبھیر تاریکی میں سرگرداں ہے تو
شائد اپنی روشنی طبع سے نالاں ہے تو

ہے بہت محدود تیری زندگی کا دائرہ
دائرہ ٹوٹے تو لامحدود و بے پایاں ہے تو

بیش قیمت ہے تری ہر بات اپنوں کے لئے
غیر کے قلب و نظر میں کس قدر ارزاں ہے تو

تو کسی کا ہو کے بھی اس کو نہ اپنا کر سکا
کیا اسی کم مائگی پر اس قدر نازاں ہے تو

دن گذرتا ہے تبسم کی حلاوت بانٹتے
کون ہے وہ جس کے آگے رات کو گریاں ہے تو

ہوگئی ہے دوستی' حالات کی منجدھار سے
تند خو لہروں کے سینے پر بہت شاداں ہے تو

لوگ جو تجھکو سمجھتے ہیں وہ ہے بالکل درست
مانتا ہے تو نسیم اس کا برا' ناداں ہے تو

نسیم سیفی

الفضل کی قیمت میں اضافہ

اخباری کاغذ کی قیمت و دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے ملکی اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے- مجبوراً روزنامہ الفضل کے سالانہ چندہ میں یکم نومبر ۹۳ء سے ۲۰۰ روپے سالانہ اضافہ کیا جا رہا ہے- نئی قیمتیں درج ذیل ہوں گی- (مینجر الفضل)

اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	۶۰۰/- روپے
ششماہی چندہ	۳۰۰/- روپے
سہ ماہی چندہ	۱۵۰/- روپے
خطبہ نمبر سالانہ	۱۲۰/- روپے
فی پرچہ	۲/- روپے

بیرون پاکستان

	صرف خطبہ نمبر	ہفتہ دار پیکٹ	روزانہ پیکٹ
۱- خلیجی ریاستیں' سعودی عرب' مصر' الجیریا	۱۶ ڈالر	۶۵ ڈالر	۹۰ ڈالر
۲- انگلستان' یورپ' افریقہ' جاپان' انڈونیشیا	۲۰ ڈالر	۸۰ ڈالر	۱۱۰ ڈالر
۳- کینیڈا' یونائیٹڈ سٹیٹس	۲۵ ڈالر	۱۱۰ ڈالر	۱۲۵ ڈالر
۴- جنوبی امریکہ' آسٹریلیا' نیوزی لینڈ' فجی	۳۰ ڈالر	۱۱۵ ڈالر	۱۵۵ ڈالر
۵- بھارت' نیپال' بھوٹان' سری لنکا	۱۰ ڈالر	۵۰ ڈالر	۶۰ ڈالر
۶- بنگلہ دیش' ایران' عراق' اردن' شام' ترکی	۱۰ ڈالر	۴۵ ڈالر	۵۰ ڈالر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

اخلاق کی تعریف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:۔

انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔ اور وہی معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے تو اسے روحانیت کہتے ہیں اگر کوئی انسان بندوں سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بد اخلاق ہے۔ اور اگر خدا سے جھوٹ بولتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی روحانیت مردہ ہو گئی ہے اور جب کسی کے دونوں پہلو درست ہوں تب ہی وہ دیندار اور متقی کہلا سکتا ہے پس جب اخلاق مطابق (احکام دینیہ) کئے جائیں تو وہ روحانیت کے ساتھ مل کر دین کہلاتے ہیں۔ لیکن جب وہی افعال بغیر روحانیت سے اشتراک کے تمدن کے طور پر کیئے جائیں تو ایسے انسان کے متعلق کہتے ہیں بڑا با اخلاق ہے۔

میں پہلے اخلاق کو لیتا ہوں پھر روحانیت کو بیان کروں گا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اخلاق اور روحانیت میں فرق صرف یہی ہے کہ ہماری طاقتوں کا ظہور انسانوں کے ساتھ معاملات میں اخلاق کہلاتا ہے اور انہی طاقتوں کا خدا تعالیٰ کے متعلق ظہور روحانیت کہلاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں اخلاق بیان کرونگا وہاں ساتھ ہی روحانیت کا بھی پتہ لگ جائے گا اور جہاں فرق بتانے کی ضرورت ہو گی۔ وہاں فرق بیان کردوں گا۔

اخلاق کے مسئلہ پر غور کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ خلق کیا چیز ہے۔ اس کے متعلق (دین حق) کے سوا سب مذہبوں نے اور فلسفیوں نے لغزشیں کھائی ہیں اور اس کی عجیب عجیب تعریفیں کی ہیں مثلاً

(۱) بعض کے نزدیک خلق اس گہری جڑ رکھنے والے ملکہ کا نام ہے جس سے انسانی اعمال بلکہ فکر و رویہ آپ ہی آپ سرزد ہوتے ہیں۔ یا جس کے ماتحت انسان بلا فکر و رویہ کسی فعل کے کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔

(۲) بعض کے نزدیک خلق وہ نیک مادہ ہے کہ جو انسان کے اندر خدا کی ذات پر دلالت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

(۳) بعض کے نزدیک خلق وہ مادہ ہے جو لمبے تجربہ کے بعد انسان میں پیدا ہو گیا ہے اور اب ورثہ کے طور پر انسانوں میں آتا ہے۔ یوروپ کے فلاسفر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

میرے نزدیک خلق اس حالت کا نام ہے جب کہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر رہو۔ یعنی چاہے تو ان سے کام لے اور چاہے تو ترک کردے۔ اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں جس میں قوت فکر نہ ہو تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں۔ جیسے حیوانوں میں ہوتا ہے۔ حیوان محبت اور پیار کرتے ہیں مگر ان کو با اخلاق نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ پھر اگر اس قسم کے افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو جیسے نباتات یا جمادات تو انہیں ظہور قدرت کہیں گے۔ مضمون کا یہ حصہ مشکل ہے۔ اگر بعض دوست اسے نہ سمجھ سکیں تو جب یہ کتاب کی شکل میں چھپ جائے گا۔ اس وقت سمجھ جائیں گے۔ (کتاب کا نام منہاج الطالبین) مگر اس کے بغیر چونکہ مضمون کا اگلا حصہ نہیں چل سکتا اس لئے بیان کرتا ہوں۔ اگلا حصہ آسان ہے۔ وہ سب دوست سمجھ سکیں گے۔ میں اخلاق کی تعریف بیان کر چکا ہوں۔ اخلاق وہ افعال ہیں جو ایسے لوگوں سے صادر ہوں جن میں سوچنے اور فکر کرنے کی طاقت ہو اور کام کرنے یا نہ کرنے کی قابلیت پائی جائے اب میں اخلاق حسنہ کی تعریف بیان کرتا ہوں اخلاق حسنہ کی تعریفیں مختلف لوگوں نے مختلف کی ہیں۔ چنانچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اخلاق حسنہ انسانی طاقتوں کے عقل کے ماتحت استعمال کرنے کا نام ہے۔

(۲) بعض کے نزدیک اخلاق حسنہ وہ افعال ہیں جو انسان کو حقیقی خوشی پہنچاتے ہیں۔

(۳) بعض کے نزدیک اخلاق حسنہ وہ افعال ہیں جن میں ایثار سے کام لیا گیا ہو یعنی اپنا نقصان کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچایا گیا ہو۔

(۴) بعض کہتے ہیں اخلاق حسنہ وہ افعال ہیں جو عقل کی روشنی اور اس کے انتظام کے ماتحت ذاتی نفع کی غرض سے ایثار کے طور پر کئے جائیں۔

(۵) مسلمان صوفی کہتے ہیں جو افعال عقل اور شریعت کے ماتحت کئے جائیں وہ اخلاق حسنہ ہوتے ہیں۔

امام غزالی نے اخلاق حسنہ کی یہی تعریف کی ہے۔ لیکن یہ تعریف میرے نزدیک کچھ اصلاح کی محتاج ہے۔ اور وہ اصلاح یہ ہے کہ وہ افعال عقل اور (احکام دینیہ) کے مطابق بھی ہوں اور ساتھ ہی یہ بات بھی پائی جائے کہ ان کا مرتکب اپنی مرضی ارادہ اور مقتدرت سے ان افعال کو کرے۔ اگر یہ شرط نہیں پائی جاتی تو وہ اخلاق حسنہ نہیں کہلا سکتے۔ مثلاً اگر کوئی شخص نیم خوابی کی حالت میں کسی کو ایک روپیہ دے دے اور جاگتے ہوئے صدقہ و خیرات سے پرہیز کرے۔ تو اس کا نیم خوابی میں صدقہ کرنا اچھا خلق نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ اس کا یہ فعل ارادہ کے ماتحت نہیں ہو گا۔ پس وہ اخلاق اخلاق حسنہ ہوتے ہیں جو (احکام دینیہ) اور عقل کے ماتحت ارادہ سے کئے جائیں۔ پھر ایک یہ شرط بھی ہے کہ وہ اعمال خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق ہوں۔ خلاف نہ ہوں۔ یہی

باقی ص ۶ پر

الفضل ---- حضرت بانی سلسلہ کا بازو

جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف عالم دین اور خدا رسیدہ بزرگ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے الفضل کے بارے میں ایک مضمون رقم فرمایا تھا۔ بطور یاد دہانی اس کے دو اقتباس پیش خدمت ہیں:

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے "الحکم" اور "بدر" ہمارے دو بازو ہیں۔ بدر کا جانشین الفضل ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ الفضل کو جو بدر کا جانشین ہے وہی پوزیشن دیں جو حضور نے بدر کے لئے تجویز فرمائی تھی۔ یعنی اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بازو سمجھیں۔ لیکن بازو میں اگر طاقت نہ ہو تو کیسی تکلیف دہ بات ہے۔ اس لئے ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ الفضل حضور کا تندرست بازو ہو۔ اور اس بازو کی تندرستی یہ ہے کہ ہم اسے اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین سے طاقتور بنائیں اور وہ واقع میں ایسا ہو جائے کہ صحیح معنوں میں حضور کا بازو کہلا سکے اور ایسی اعلیٰ پوزیشن حاصل کرے کہ اسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بازو کہتے ہوئے ہم شرم محسوس نہ کریں۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے اس مضمون کے آخر میں تحریر فرمایا "کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے اہل وجاہت۔ اہل تقویٰ۔ اہل سیاست۔ اہل حکومت۔ اہل دین۔ اہل مرتبہ۔ اہل مال۔ اہل حکمت۔ اہل شعر۔ اہل علم حضرات "الفضل" کے کالموں میں کچھ نہیں لکھتے۔ پس میں جو ان سب مذکورہ بالا اہلیتوں سے نا اہل ہوں۔ ان سب اہلیت والوں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنی توجہ اس طرف منعطف فرمائیں اور میٹھی زبان شیریں الفاظ اور سادہ عبارت میں ہر شخص کی سمجھ میں آجانے والے مختصر نوٹوں اور مضمونوں کے ذریعہ اپنے تجارب اپنے علوم اپنے معارف اپنے شعر اپنے نکتے اپنی تشریحیں اپنی کہاوتیں اپنی حکایتیں اپنے موتی اپنے لعل اور اپنے جواہرات الفضل کے صفحات پر بکھیر دیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس بازو کو ایسا تندرست اور قوی اور اتنا مضبوط کر دیں کہ اس کا ایک ایک نمبر اکیلا ہی دنیا کو فتح کرنے والا ہو۔

اس لئے اے احمدی عالمو' ادیبو' مصنفو' سیاست دانو' وجاہت والو' عہدہ دارو' منصب جلیلہ پر فائز ہونے والو' اور اے وکیلو' ڈاکٹرو' تاجرو پیشہ ور صناعو اور موجدو یعنی مختلف کاموں کے اہلو اور ہاں میری طرح بعض نا اہلو:۔ الفضل کو حضرت بانی سلسلہ کا بازو سمجھ کر اسے مضبوط کرو۔ اور اگر وہ کمزور ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے قوی اور طاقت ور بناؤ۔ نیز اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لہلہاتا چمن اور سبز باغ تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے اس کی آبپاشی کرو کہ یہی روحانی لڑائی اور یہی شیطان سے آخری جنگ ہے۔ اور اسی کا نقشہ حضور نے یوں کھینچا ہے۔

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

(الفضل ۱۹۳۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

گاڑی کے دو پہیے

شادی انسانی معاشرہ کی سب سے قدیم رسم ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ساتھ ہی اس کی زوج بھی پیدا فرمائی تا کہ وہ ایک دوسرے سے تسکین پائیں اور نسل انسانی کا تسلسل قائم ہو۔ میں نے یہاں ایک دوسرے کے لئے تسکین کا موجب ہوں لکھا ہے نہ کہ یہ کہ آدم اس سے تسکین پائے کیونکہ میرا ذہن یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ جیسا کہ عام تاثر ہے کہ حوا کو اس لئے پیدا کیا کہ آدم اس سے تسکین پائے یعنی حوا کا وجود محض تسکین آدم اور نسل انسانی کے دوام کے لئے تھا اور تسکین حاصل کرنا مرد کا ہی "حق" ہے عورت کی تسکین محض اضافی حیثیت رکھتا ہے۔ میں یہ کس طرح مان لوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شعور رکھنے والی ہستی دل رکھنے والی ہستی جذبات رکھنے والی ہستی کو جسے اس نے آدم کی طرح تخلیق کیا اور وہ بھی آدم کی طرح اشرف المخلوقات کا حصہ ہے اور اپنے اعمال کی خود حساب دہ ہے وہ صرف آدم کی تسکین کے لئے پیدا کی گئی اور اس کا اپنا علیحدہ کوئی وجود نہیں اس کی تسکین ایک دوسرے انسان پر کلیتہ "چھوڑ دی گئی ہے۔ یہ بات عقل ماننے کو تیار نہیں ہوتی۔ یہ مفروضہ بھی قطعی طور پر غلط ہے کہ عورت بنیادی طور پر عقلی لحاظ سے مرد سے کم ہوتی ہے۔ یہ بات جدید تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ جہاں تک دماغی ساخت کا تعلق ہے مرد اور عورت کے دماغ میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر عورت بظاہر کم عقل معلوم دیتی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ دنیا اور معاشرہ ابھی تک Male Dominated ہے اور مرد یہ بالا دستی جو اس نے عقل سے نہیں بلکہ مسل (Muscles) کے ذریعہ حاصل کی ہے وہ اسے فی الحال چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

آپ جب انسانی ارتقاء کی تاریخ پڑھیں تو یہ بات آپ پر واضح ہو جاتی ہے کہ ابتدائی دور میں مرد جب بیوی حاصل کرنا چاہتا تو جو عورت اسے اپنے قبیلہ سے باہر پسند آجاتی تو یہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کوئی سلسلہ جنبانی اور آپس میں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کرتا اور پہلے لڑکی کی رضامندی حاصل کرتا۔ اس کے والدین کو مناتا پھر اس سے باقاعدہ عہد و پیمان باندھ کر بڑے دھوم دھڑکے کے ساتھ برات میں جا کر لڑکی کو لے کر آتا وہ تو اسے زبردستی اٹھا کر لے جاتا اور اس سے خواہ عورت کی مرضی شامل ہو یا نہ ہو ازدواجی تعلقات قائم کر لیتا۔ عورت کیونکہ جسمانی لحاظ سے کمزور ہوتی۔ اس لئے وہ اس رشتہ کو قائم کرنے پر مجبور ہوتی تھی معلوم یہ ہی دیتا ہے کہ جہاں تک آدمیوں کا تعلق ہے۔ زبردستی کا جذبہ کسی نہ کسی رنگ میں ابھی تک اس کی ذہنیت کا حصہ بنا ہو! ہے آپ دیانتداری سے دل کو اچھی طرح ٹٹولیں اور خود سے سوال کریں کہ جب آپ شادی کرتے ہیں تو آپ کا مقصد کیا ہوتا ہے جہاں تک نسل چلانے کا تعلق ہے یہ جذبہ جانوروں میں بھی موجود ہوتا ہے گو ان کے معاملہ میں یہ شعوری نہیں ہوتا بلکہ ان کی خصلت کا حصہ ہے جہاں تک شہوانی جذبات کی تسکین کا تعلق ہے تو یہ جذبہ انسانی جذبات کا ایک حصہ ہے۔ اس کی کل تو نہیں۔ کیا واقعی آپ کو ایک جیون ساتھی کی تلاش ہوتی ہے؟ مجھے یہاں ایک لطیفہ یاد آگیا جو ایک تلخ حقیقت بھی ہے کہ ایک عورت نے اپنی برادری جو عورتوں سے سلوک کے معاملہ میں بڑی درشت واقع ہوئی تھی اور عورت کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے کے متعلق بڑے پتے کی بات کہی کہ ہمارے مردوں کو تو ایک مونث چاہئے۔

دنیا میں شادی کے دو طریق رائج ہیں۔ ایک مغربی اور ترقی یافتہ آزاد اقوام کا طریق کار جس میں لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں یا محبت میں کم از کم جسے وہ محبت خیال کرتے ہیں گرفتار ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ گھومنے پھرنے کے بعد جسے وہ Courtship کہتے ہیں جس میں بقول ان کے وہ ایک دوسرے کے خیالات۔ عادات۔ پسند ناپسند۔ رہنا سہنا۔ اٹھنا بیٹھنا خاندانی طرز رہائش وغیرہ۔ غرض ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر انہیں یقین ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اپنی باقی تمام زندگی گزار سکتے ہیں تو پھر وہ شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں میں اس طریق کار پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر رہا میرا روئے سخن مشرقی شادی کا طریق کار ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ مغربی طریق باوجود بڑا خوبصورت نظر آنے کے اتنا سہانا نہیں ہے۔ یورپ اور مغربی ممالک میں بڑھتی ہوئی طلاقوں کی شرح سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے یہ کوئی آئیڈیل صورت نہیں ہے۔ اس سے اور بہت سی معاشرتی اور اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ اب ذرا مشرق کی طرف آئیے۔ مشرق میں جہاں تعلیم کم اور روایت پسندی زیادہ ہے غریب اور ان پڑھ طبقہ تو اس متبرک رشتہ میں اس طرح باندھ دیا جاتا ہے کہ حیوانوں کو بھی شرم آئے۔ ماں باپ بالعموم وٹے سٹے کی شادیاں کرتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک شادی نہ نبھ رہی ہو تو دوسرا جوڑا جو اچھی بھلی زندگی گزار رہا ہو دوسروں کی ناچاکیوں کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے اس سے آگے بڑھیں تو اکثر لوگوں میں جب شادی کی جاتی ہے تو نہ لڑکے سے اس کی مرضی معلوم کی جاتی ہے اور لڑکی کو تو اس قابل ہی نہیں سمجھا جاتا کہ وہ بھی اپنی کوئی رائے رکھ سکتی ہے لڑکے سے اس کی ماں کہتی ہے بس بیٹا میں نے ایک چاند سی دلہن تیرے لئے ڈھونڈی ہے اور لڑکی کو کہا جاتا ہے کہ تیرے رشتے کی بات میں نے پکی کر لی ہے اور اکثر اس "پکی" بات کا علم لڑکی کو اسی روز ہوتا ہے۔ "لڑکا" خواہ لڑکی سے عمر میں باپ کے برابر ہی کیوں نہ ہو اس بچاری کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ چوں بھی کر سکے اور رخصت ہوتے ہوئے اسے نصیحت کی جاتی ہے کہ بیٹی آج ڈولی میں جا رہی ہو اب جنازہ ہی نکلے۔ ایک ادھیڑ عمر کے آدمی سے کسی نے پوچھا کہ میاں تم نے قبر میں ٹانگیں لٹکائی ہوئی ہیں تمہیں اس عمر میں شادی کروانے کی کیا سوجھی ہے تو فرمانے لگے کہ نکاح کے روز یا برات کے موقعہ پر جب اندرون خانہ سے آواز آتی ہے کہ "لڑکا" کہاں ہے تو جو لطف اس وقت آتا ہے وہ کیا بیان کروں بس خود کو پھر سے جوان محسوس کرنے لگتا ہوں۔ یعنی اس آدمی کے لئے شادی کا مقصد بس یہ ہی تھا۔

اس سے آگے بڑھیں تو پڑھے لکھے متوسط درجہ بلکہ بڑی حد تک اچھے کھاتے پیتے گھرانوں کا یہ حال ہے کہ لڑکا ابھی اپنے پاؤں پر معاشی طور پر کھڑا نہیں ہوتا تو ماں باپ کو اسے دولہا بنانے کا چاؤ مارے جاتا ہے بلکہ ابھی پنگھوڑے میں ہوتا ہے کہ لوریاں بھی یہی سنائی جاتی ہیں کہ تو کب بڑا ہو گا کب شادی کرے گا۔ کب دولہن گھر لائے گا جیسے لڑکے کو اس کے علاوہ دنیا میں اور کوئی کام نہیں کرنا۔ لڑکی ابھی بچی ہوتی ہے تو کوئی چچی۔ کوئی پھوپھی۔ یا کوئی خالہ اسے اپنے بیٹے کے لئے مانگ لیتی ہے۔ جیسے بھینس کی کٹی ہو کہ جب بھینس بن جائے گی تو ہم لے جائیں گے۔ نہ اس بات کا خیال ہوتا ہے کہ آیا دونوں جب جوانی کی حدوں میں داخل ہوں گے تو ایک دوسرے کو پسند بھی کریں گے یا نہیں بس سارا عمل ایک گڈے گڈی کا کھیل سمجھ کر دو جانوں سے کھیلا جا رہا ہوتا ہے۔

اب زمانہ بڑے ہی انقلابی دور سے گزر رہا ہے۔ تعلیم کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب ہم بھی ۱۰۰ فیصد شرح تعلیم حاصل کر لیں گے پھر یہ بڑھ کر میٹرک تک چلی جائے گی اور اللہ نے چاہا تو بی۔ اے تک تعلیم یافتہ ہونا ایک عام بات ہو گی۔ تعلیم کے ساتھ شعور بڑھے گا۔ اپنے حقوق کا شعور بڑھے گا لوگ اپنے اردگرد کی دنیا پر نظر ڈالیں گے۔ اب جو سمعی بصری انقلاب ہمارے دروازوں پر دستک دے رہا ہے وہ اپنے ساتھ اچھی بری دونوں چیزیں لائے گا۔ اس لئے شادی کا مقصد جو پہلے بیشتر جنسی تسکین اور نسل انسانی کے تسلسل کے لئے ہی کی جاتی تھی وہ اس تنگ دائرہ میں محدود رہنے سے رہی۔ اب دونوں پارٹنر ایک دوسرے میں ذہنی ہم آہنگی طبائع کی مناسبت تعلیم۔ دوستی کا رنگ۔ آپس میں مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کی صلاحیت وغیرہ بہت اہمیت اختیار کر جائے گی۔ ایک بہت ہی خوبصورت قول ہے کہ محبت ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تکتے رہنے کا نام نہیں بلکہ دونوں کا ایک ہی سمت دیکھنے کا نام ہے یہ ہی ایک کامیاب زندگی کا خلاصہ ہے شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کا بالعموم یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ اس کی شکل دیکھ لو۔ یہ مطلب شاید وہ لوگ ہی لیتے ہوں گے جو ذہنی طور پر شادی کو بیشتر جنسی تعلقات تک ہی محدود سمجھتے ہیں۔ دیکھنے کا اول مقصد تو یہ ہی ہے کہ شکل دیکھ لی جائے کیونکہ انسانی رشتوں میں اور انسان کا جو پہلا رد عمل ہوتا ہے وہ تو شکل سے ہی ہوتا ہے اگر شکل ہی ناپسند ہو تو پھر بات آگے بڑھنے ہی نہیں پاتی لیکن یہ حق صرف مردوں کو ہی دے دینا بالکل بے انصافی ہے آخر عورت کی پسند ناپسند نہیں ہوتی۔ اسے اگر کسی گوریلے سے بیاہ دیں تو کیا اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ وہ آنکھیں بند کر کے تمام زندگی گزار دے۔ دیکھنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے لڑکی کے خیالات۔ اس کے رجحانات۔ طبیعت۔ پسند ناپسند۔ تعلیم وغیرہ کے متعلق ضرور معلومات حاصل کر لینی چاہئیں کفو میں جو شادی کرنے کی تاکید ہے اس کا بھی مطلب یہ ہی ہے کہ رہن سہن مالی حالات خاندانی روایات بول۔ چال۔ اٹھنا بیٹھنا۔ تعلیم غرض بہت سے امور کا خیال رکھ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا

بوسنیا کے مسلمانوں کی اسمبلی نے گذشتہ منگل کے روز جنیوا امن تجاویز منظور کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اس فیصلہ کو اس بات کے ساتھ مشروط کر دیا کہ ان کے جو علاقے سربوں نے لئے ہیں ان کا خاصا حصہ واپس کیا جائے۔ یہ فیصلہ اس وقت سے چند ہی گھنٹے پہلے کیا گیا جب کہ بوسنیا کی کثیر النسلی پارلیمنٹ بوسنیا کی طرف سے جنیوا امن تجویز کے جواب دینے پر غور کرنے والی تھی۔ اس دوران بوسنیا کے سربوں کے فوجی دستوں نے مسلمانوں کے شہر ٹیگلیج - ٹینیسج جو سراجیوؤ کے شمال میں مغرب میں واقع ہیں وہاں بمبارڈمنٹ جاری رکھی۔ یہ پہلے ہی محصور ہیں۔ اس بمبارڈمنٹ کے نتیجہ میں وہاں سے جان بچانے کے لئے باہر جانے والوں کی ایک دفعہ پھر قطاریں لگ گئیں۔ ان دونوں شہروں کو سربیا کی فوجوں نے آج سے تین ماہ پہلے محاصرے میں لے لیا تھا۔ ان پر رات بھر بمباری ہوتی رہی اور لوگ خوف زدہ ہو کر وہاں سے دوسری جگہوں پر جانا شروع ہو گئے۔ یہاں بھی لوگ بھاگ کر آئے ہوئے تھے۔ اور ان کی آبادی چالیس ہزار کے قریب ہو گئی تھی۔ ان میں بہت سے افراد ہلاکت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ ٹسنگ میں بھی بہت سے مہاجرین آگئے ہیں اور اب کہا جاتا ہے کہ وہاں کی آبادی ایک لاکھ کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ نے اس بات کے سلسلے میں تنبیہہ کی تھی کہ اب یہاں خوراک اور دوائیوں کا پہنچانا مشکل ہو جائے گا۔ اور سردی کی وجہ سے لوگ زیادہ مشکلات کا سامنا کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اس موسم سرما میں ۲۴ لاکھ افراد سردی سے متاثر ہوں گے۔ سوموار کے روز پاکستانی وزیر خارجہ عبدالستار نے بوسنیا میں قیام امن کے لئے ظالمانہ کارروائیوں کو روکنے کی اپیل کی اور کہا کہ جو امن کی تجویز پیش کی جا رہی ہے وہ زیادتی کرنے والوں کو انعام دینے والی بات ہے تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ جو کچھ بوسنیا میں ہو رہا ہے اس کا اسلامی ممالک پر بہت گہرا اثر پڑے گا اور ان کے علاوہ بعض چھوٹی ریاستوں پر بھی۔ یہ بات تنظیم اسلامی کانفرنس کی ایک میٹنگ کے موقعہ پر کہی گئی۔

فلسطین / اردن

اردن اور پی ایل۔ او نے ایک اقتصادی تعاون کا معاہدہ تشکیل دیا ہے۔ اس معاہدے میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ جب اسرائیل اور پی۔ ایل۔ او کے آپس میں تعلقات کا آغاز ہو گا تو اردن کو مغربی کنارے سے الگ نہیں کر دیا جائے گا یعنی اس سے قطع تعلق کر کے اسرائیل کو ترجیح نہیں دی جائے گی۔ اردن کی کابینہ کے ایک سینئر رکن نے کہا کہ ہم نے فلسطینیوں کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے وہ دراصل مستقبل میں اقتصادی تعاون کے ذریعہ دونوں کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاہدے کی رو سے دونوں کی تجارت فروغ پائے گی۔ اور تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے۔ بعد ازاں اسرائیل سے بھی اس قسم کے معاہدے کئے جا سکتے ہیں اردن کے مرکزی بنک کے متعلق اس نمائندے نے کہا۔ کہ وہ بھی پی۔ ایل۔ او کی مختلف ذریعوں سے مغربی کنارہ اور غزہ میں مدد کرے گا جہاں تک مغربی کنارے کے سکہ کا تعلق ہے یہ اردنی دینار ہی ہو گا خاص طور پر فلسطین کی عبوری حکومت کے دوران بعض دیگر افسروں نے بتایا کہ شاہ حسین نے اس معاہدے کی توثیق کر دی ہے اور اردن کی طرف سے پی۔ ایل۔ او کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کے ساتھ اقتصادی تعلقات بہتر رہیں گے۔

روس پر نظر

گزشتہ روز وزارت خارجہ پاکستان نے کہا کہ وہ روس میں سیاسی تبدیلیوں پر نظر رکھے ہوئے ہے

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں روسی صدر یلسن اصلاحات کے پروگرام کو جس طرح آگے بڑھانا چاہتے ہیں اس کی کئی علاقوں سے مخالفت ہو رہی ہے گزشتہ روز انہوں نے پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا اور اپنے نائب صدر سے پہلے بہت سے حقوق واپس لئے اور پھر انہیں معزول بھی کر دیا۔ یہ نائب صدر جن کا نام رسٹکوئی ہے نے اعلان کیا ہے کہ یلسن اب صدر نہیں رہے۔ انہیں صدارت کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے اور تمام تر اختیارات انہوں نے یعنی رسٹکوئی نے لے لئے ہیں۔ اس کے بالمقابل یلسن بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ جو کچھ رسٹکوئی کر رہے ہیں وہ غیر قانونی ہے اور نہ صرف یہ کہ ان کی باتوں پر کان نہ دھرا جائے اور عمل نہ کیا جائے بلکہ وقت آنے پر انہیں ان تمام باتوں کی سزا بھی بھگتنی ہو گی۔ گویا کہ اس وقت روس کی سیاسی حالت غیر یقینی سی ہو رہی ہے۔ صدر کون ہے یلسن یا رسٹکوئی اس بات کا صحیح طور پر چند روز کے بعد پتہ چل سکے گا جب یہ بات دیکھنے میں آئے گی کہ فوج اور سول سیکرٹریٹ کے لوگ کس کی بات مانتے ہیں اگر انہوں نے یلسن کی باتیں مانیں تو یقیناً رسٹکوئی کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور ان پر بغاوت کا مقدمہ بھی چلایا جا سکتا ہے لیکن اگر رسٹکوئی کی باتیں مانی گئیں تو پتہ چل جائے گا کہ انہوں نے اقتدار حاصل کر لیا ہے یہ ممکن ہے کہ وہ اقتدار میں آنے کے بعد یلسن پر مقدمہ چلائیں اس وقت چونکہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کون صدر رہے اور کس کی بات لوگ مان رہے ہیں۔ اس لئے وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وہ ان حالات پر مکمل طور پر نظر رکھ رہے ہیں اور اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ فضا صاف ہو تو پتہ چلے کہ وہاں کون کیا ہے۔

لیبیا

لیبیا کے لیڈر کرنل قذافی نے کہا ہے کہ انہیں پابندیوں سے کسی طرح بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کسی قسم کا بائیکاٹ یا ہوائی سفر پر پابندی یا کوئی اور چیز جسے ہماری راہ میں روک بنا کر کھڑا کیا گیا ہے ہمارے لئے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لیبیا کے وہ دو باشندے جن پر لاکربی میں ۱۹۸۸ء میں ایک ہوائی جہاز کو بم کے ذریعے تباہ کرنے کا الزام ہے انہیں لیبیا کسی صورت میں بھی مغرب کے حوالے نہیں کرے گا۔ کرنل قذافی نے کہا کہ ہم اصولوں کی پابندی کرتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو کسی طرح بھی ان کے حوالے نہیں کر سکتے۔ یہ ہی ہمارا فیصلہ ہے اور اس فیصلے پر ہم ہمیشہ قائم رہیں گے۔ کرنل قذافی کی یہ باتیں لیبیا کے ٹیلیویژن نے نشر کیں اور بتایا کہ انہوں نے ایک علاقائی دورے پر ان خیالات کا اظہار کیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ بجائے اس کے کہ ہمیں مغرب کی کسی چیز کی ضرورت ہو جسے وہ بائیکاٹ کے ذریعے ہم سے روکنا چاہتے ہوں حقیقت یہ ہے کہ مغرب کو ہمارے تیل کی ضرورت ہے ہمارے تیل کے بغیر مغرب کا زندہ رہنا ممکن نہیں ہے جسے کم از کم موجودہ دور میں وہ اسی قسم کی ترقی اس کے بغیر نہیں کر سکتے۔ کرنل قذافی نے لیبیا کے ہر باشندے سے کہا کہ اسے یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ مغرب کو لیبیا کی ضرورت ہے نہ کہ لیبیا کو مغرب کی۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ نے لیبیا کو یہ دھمکی دی ہے کہ وہ ستمبر کے آخر تک ان دو افراد کو جن پر ہوائی جہاز کے تباہ کرنے کا الزام ہے ان کے حوالے کر دے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ مزید پابندیاں لگا دیں گے اس جہاز میں جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ لیبیا کے ان دو باشندوں نے بم کے ذریعے تباہ کیا تھا ۲۷۰ افراد سوار تھے جو سب کے سب ہلاکت کے منہ میں چلے گئے فرانس یہ چاہتا ہے کہ لیبیا تحقیقات میں پوری طرح تعاون کرے تاکہ اس تحقیقات کے نتیجے میں جو بات بھی سامنے آئے اس پر عمل کرنے کا اپنے آپ کو پابند ٹھہرائے۔ فرانس کے بھی ایک جہاز کے متعلق یہی الزام لگایا جاتا ہے کہ اسے ۱۹۸۹ء میں تباہ کر دیا گیا تھا اس جہاز پر ۱۷۰ افراد سوار تھے۔ یہ تینوں ملک یعنی برطانیہ فرانس اور امریکہ لیبیا کے خلاف پابندیوں کو سخت سے سخت تر کرنے کی دھمکی دیتے رہتے ہیں۔ اب بھی ان کی دھمکی یہ ہے کہ اگر ستمبر کی دی ہوئی تاریخ تک ان دو افراد کو ان کے حوالے نہ کیا گیا تو مزید پابندیاں لگا دی جائیں گی۔

ہندوستانی وزیر اعظم کا
دورہ ایران

ہندوستان کے وزیر اعظم وی۔ پی۔ نرسیماراؤ نے ایران کا سہ روزہ دورہ کیا ہے اگرچہ اس دورے میں بہت سی باتوں میں آپس میں اتفاق ہو گیا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ دونوں کی تجارت پہلے سے بہتر فضا میں ہو گی لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن میں پوری طرح اتفاق نہیں ہو سکا اس میں ہو سکتا ہے کہ نرسیماراؤ کی مجبوریوں کا دخل ہو۔ ایران نے نرسیماراؤ سے کہا ہے کہ ان کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ وہ بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کروائیں اور تعمیر بھی اسی جگہ پر کروائیں جہاں وہ پہلے موجود تھی جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں نرسیماراؤ نے کئی دفعہ اس بات کا اقرار کیا ہے کہ وہ بابری مسجد بنوائیں گے لیکن یہ کہ وہ اسی جگہ پر مسجد بنائیں جہاں پہلے موجود تھی اس سلسلے میں ان کے لئے مشکلات ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر بابری مسجد اور رام جنم بھومی مندر قریب قریب بن جائیں تو کوئی حرج

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ

مذہب اور صحافت

ابو طاہر فارانی

مسلمانوں' عیسائیوں اور یہودیوں کو "اہل کتاب" کہا گیا ہے۔ یہ لفظ مذکورہ مختلف قوموں کے بارے میں چند اہم باتوں کا انکشاف کرتا ہے۔ صحیح فکر اور زندگی کا مستقل معیار اس کتاب کے ذریعہ مہیا ہوتا تھا جو کسی قوم کی "مقدس کتاب" سمجھی جاتی ہو۔ لوگوں کو علم تھا کہ صداقت بس اس کتاب ہی میں مل سکتی ہے۔۔ اس طرح ایک ہم رنگ تہذیب تشکیل پائی نئی نسلیں صدیوں اس ایک ہی معیار سے فیض یاب ہوتی رہیں' بچپن ہی سے ہر طالب علم کو ایک ایسے خزانے کی کنجی دی جاتی۔ جس کے ذریعہ وہ عمر بھر اپنی روحانی غذا حاصل کرتا رہتا۔ وہ خزانہ یہ کتاب تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمام اہل کتاب ایک مشترکہ تجربہ رکھتے ہیں۔ گو اب یہ حالات کم از کم مغربی ممالک میں بدل چکے ہیں۔

صحافت کا اثر

مغربی ممالک میں ہر بچے کو خزینہ علم حاصل کرنے لئے جو کلید دی جاتی ہے وہ کتاب مقدس کی بجائے متعدد دوسرے دروازے کھولنے کے کام آسکتی ہے۔۔ بے شک آج مغربی ممالک میں لوگوں کی اکثریت اپنی تمام کتب کے معاملہ میں اپنا بیشتر وقت اخبار بینی میں صرف کرتی ہے۔ بلکہ تعلیم وفیضان کی حیثیت سے الہامی کتاب کی جگہ بظاہر اخبارات اور دوسری کتابوں نے لے لی ہے۔ اخبارات کے علاوہ لوگ اس قسم کی کتابیں پڑھتے ہیں جو ادب اور اس کی تنقید سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جدید معاشرے میں اخبارات دنیا بھر میں سب سے نمایاں حصہ لے رہے ہیں اور بیشک "سکاٹ جیمز" نے سچی بات کہی۔ جب اس نے اپنی کتاب "صحافت کا اثر" (ص ٢٠٣) میں اس رائے کا اظہار کیا کہ "ہمیں ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے۔ کہ فی الحقیقت صحافت ایک ایسی چیز ہے جس پر تمام جدید معاشرے کا انحصار ہے"۔

اس حقیقت کے پیش نظر یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ معاشرے میں صحافت کا صحیح مقام متعین کرنے کے لئے کچھ کام نہیں ہو رہا۔ طباعت کا فن تقریباً سوا پانچ سو برس پہلے جرمنی میں ایجاد ہوا۔ معاشرے کے سر بر آوردہ لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب صورت حال بالکل بدل گئی ہے۔ انہوں نے معاشرے کی بحالی کے پیش نظر یہ پابندی عائد کردی ہے۔۔ کہ تمام چھپنے والی کتابیں اور رسائل ملک کے مروجہ اخلاقی معیار کے مطابق ہوں۔

مگر بعد کے زمانے میں نئے اخبارات نے احتساب کرنے والی طاقت کے خلاف آواز بلند کی اور آخرکار "آزادی تحریر" کی تحریک کامیاب ہوگئی۔

یہ آزادی تحریر جدید معاشرے میں سب سے بیش بہا نعمتوں اور سب سے خطرناک ہتھیاروں میں ایک ہے۔

بیش بہا اس لئے کہ آزادی تحریر اپنے ملک کے ہر فرد کو اپنے وقت کی صحیح رائے عامہ اختیار کرنے میں سرگرمی سے حصہ لینے کا حق دیتی ہے۔ خواہ یہ رائے سیاست کے بارے میں ہو۔ یا مذہب کے بارے میں۔ یہ اس لئے کہ جمہوریت آزادی تحریر کے بغیر پروان نہیں چڑھ سکتی۔

خطرہ اس بات کا ہے کہ کوئی اخبار جو قانون کی گرفت سے آزاد ہو۔ وہ کسی غیر ذمہ دار شخص کے ہاتھوں میں نہ آجائے۔

جبکہ آزادی تحریر کا عظیم مقصد تو یہ ہے کہ اخبار تمام لوگوں تک سچی بات پہنچانے میں ان کا ہاتھ بٹائے۔

جدید صحافت

مگر یہ جدید صحافت ایک بہت مہنگا ہتھیار ہے۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ اخبار میں ایسی تحریریں شائع ہوں جو کم سے کم اخبار کا خرچ پورا کر سکیں مگر افسوس ہے۔ کہ سچی بات ہمیشہ سود مند نہیں ہوتی۔ اور آج نئے اخبارات کے راستے میں یہ بات بری طرح حائل ہے۔ فحش کہانیاں۔ حادثوں اور جرائم کی خبریں نفع بخش ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے بہت سے نئے روزنامے جرائم حادثات اور فحش کہانیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔

جرائم کی خبریں اس سلسلہ میں بہت مہلک ثابت ہوتی ہیں کیوں کہ وہ جرائم کی تعداد میں اضافہ کا باعث ثابت ہوتی ہیں۔ لاکھوں انسان جو ہر روز ناشائستہ واقعات کو پڑھتے ہیں ان کے مطالعہ سے خود بھی مجرم بن جاتے ہیں۔

اخباروں کے مضامین اور ان کے پڑھنے والوں کے انداز زندگی میں بظاہر ایک بڑا تعلق ہوتا ہے۔ ایک اخبار اپنے قارئین کے نصب العین اور اخلاق کو ڈھالنے میں کتنی طاقت رکھتا ہے' فی الواقعہ ابھی تک اس کا خاطر خواہ جائزہ نہیں لیا گیا۔ لیکن اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اخبارات جدید معاشرے میں لاکھوں انسانوں کے فکر و عمل کی تشکیل کرتے ہیں۔ تو بھی یہ بات فقط آزادی تحریر کے حق کو منوانے کے لئے کافی نہیں۔

اصل سوال یہ ہے کہ اخبارات کے پردے میں کون بول رہا ہے۔

بڑی بڑی مخالف طاقتیں

یورپ اور امریکہ میں دو بڑی بڑی مخالف طاقتیں اس "بولنے والے" کا مقام حاصل کرنے کے لئے مصروف پیکار ہیں۔ ایک حکومت دوسری حزب اختلاف۔ محض نفع بخش اخبارات معاشرے کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے مگر واقعہ تو یہ ہے کہ بہت سے ملکوں میں اخبارات میں زندگی کے مذہبی اور اخلاقی رخ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مذہب اور اخلاق کو اخبارات میں بس اتنی ہی جگہ ملتی ہے جتنی کاروباری حضرات اپنے لئے مناسب سمجھتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آج دنیا میں بہت سے ملکوں میں مادیت' مجرمیت اور جنسیت سے جو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں' ان کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ جدید صحافت میں کوئی با اختیار شخصیت نہیں ہے۔

یہ سب باتیں میری آج کی تقریر کے لئے ایک جانے بوجھے پس منظر کی حیثیت رکھتی ہیں' اب میں ایسے مقام کی طرف آتا ہوں جہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ (١) مسلمان معاشرے میں صحافت اور اخلاقی سند میں کس طرح کا تعلق ہے۔

(٢) کیا؟ مذہبی اور سیاسی سربراہوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ جدید معاشرے میں اخبارات کا انتظام کن ہاتھوں میں ہو اور آیا صحافت عوام کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کی خدمت کے لئے وقف ہوگی یا محض مالی فائدہ ہی اس کے سامنے ہوگا؟۔۔ شاید دوسرے سوال کا کوئی سیدھا سادہ جواب ڈھونڈنے کے لئے کچھ مشکل پیش آئے۔ اس مسئلہ کا کوئی حتمی جواب دینا آسان تبھی نہیں۔ جسے زیادہ تر مذہبی اور سیاسی رہنما اپنا سکیں۔ میرے خیال میں یہ کہنا نسبتاً آسان ہے کہ۔ "آج کی صحافت میں فی الحقیقت مذہب کا کیا حصہ ہے؟" جہاں تک مجھے علم ہے مغربی ممالک میں یہ صورت حالات صرف چند ملکوں ہی میں ہے۔ یورپ میں صرف چند ملکوں میں چند اخبارات ایسے ہیں جو مضامین کا انتخاب کرتے وقت مذہبی معیار کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ ہمارے اکثر اخبارات مذہبی اور تعلیمی مندرجات کو اتنی ہی جگہ دیتے ہیں۔ جتنی ایڈیٹر کے خیال میں چندے اور اشتہارات کی صورت میں فائدہ مند ثابت ہو سکے۔

مذہب اور اخلاق کا اثر

ہم جاننا چاہیں گے کہ ہمارے مغربی اخبارات پر مذہب اور اخلاق کس قدر اثر انداز ہیں؟ مغربی دنیا میں ابھی تک اس میدان کا تسلی بخش جائزہ نہیں لیا گیا۔۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ مسلم معاشرے میں مذہبی اور اخلاقی موضوعات پر اگر کوئی باقاعدہ تحقیق کی گئی ہو تو کوئی یہ بتائے کہ مسلم معاشرے کے اخبارات میں اضافی اور مذہبی موضوعات کو کیا مقام حاصل ہے؟۔۔ مستند لوگوں نے اخبارات کے اخلاقی معیار کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں بیحد شکر گزار ہونگا اگر مجھے ان موضوعات کے بارے میں ضروری معلومات فراہم ہو سکیں۔۔ مجھے خوشی ہوگی اگر کسی ایسے موضوع کے بارے میں کچھ بتایا جا سکے۔ جو آج دنیا بھر کے تمام ممالک کے لئے ایک پر جوش مسئلہ بنا ہوا ہے۔ میرے لئے ایک بڑا اہم سوال یہ ہو سکتا ہے جو کسی حد تک اس مسئلہ کو طے کر سکتا ہے کہ ایٹمی قوت کے ذریعہ یہ کرہ ارض کتنے عرصے میں تباہ ہو جائے گا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کی یہ نئی طاقتیں جو ہمارے سامنے ہیں بے قابو نہ ہونے پائیں تو ہمیں ذہن انسانی پر قابو رکھنا ہوگا۔

آج کا انسانی ذہن اخبارات کا مطیع ہے اس لئے اب ہمیں اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہے کہ صحافت کس قسم کے خیالات کے زیر اثر اپنے فرائض انجام دے سکے۔

(لاہور ١٠۔ جولائی ١٩٩٣ء)

بقیہ : ص ٣

تعریف صحیح ہے۔ کیونکہ خوبی وہی ہو سکتی ہے جو نقص اور غلطی سے پاک ہو۔ اور کوئی شے ہماری عقل کے کہنے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی صفات کی شہادت سے جو چیز پاک ہے وہی حقیقی طور پر پاک ہو سکتی ہے۔ اور خوبی کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی کامل طور پر بے عیب ہے۔ اب میں اخلاق کے منبع کو بیان کرتا ہوں کہ اخلاق کہاں سے پیدا ہوتے ہیں مختلف لوگوں نے مختلف سرچشمے بتائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اخلاق کا منبع قوت فکریہ یعنی عقل' غضب اور شہوت ہیں۔ عقل کام کرتی ہے جیسے سوار کام کرتا ہے اور غضب و شہوت دو گھوڑے ہیں عقل کا سوار جب ان دو گھوڑوں کو درست چلاتا ہے تو خلق پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر سوار غلطی کرے تو بد خلقی پیدا ہوتی ہے۔ محی الدین ابن عربی اس قوت فکر کا نام نفس ناطقہ رکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا دعویٰ ہے کہ تمام اخلاق ان تینوں مادوں کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی عقل اور شہوت کے ملنے سے یا عقل اور غصہ کے ملنے سے۔ یا تینوں کے ایک جگہ جمع ہو جانے سے۔ وہ عقل کو مرد قرار دیتے ہیں اور شہوت اور غصہ کو دو بیویاں۔ جس طرح مرد کے عورت کے ساتھ ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح کہتے ہیں عقل کے قوت غضبیہ یا قوت شہوت کے ساتھ ملنے سے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ بعض کے نزدیک انسان میں خوشی حاصل کرنے کی زبردست خواہش ہے۔ یہ جب عقل سے ملتی ہے تو اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

میرے نزدیک اخلاق کے منبع کو اچھی طرح نہیں سمجھا گیا۔(۔) میں نے قرآن کریم پر غور کر کے یہ سمجھا ہے کہ اخلاق کا منبع بہت گہرا ہے اور دور تک چلا جاتا ہے اگر صرف انسان میں افعال پائے جاتے جن کو اخلاق کہا جاتا ہے تو جو تعریف پہلوں نے کی ہے وہ صحیح ہوتی۔ مگر اس قسم کے افعال نچلی چیزوں میں بھی نظر آتے ہیں مثلاً وہ کہتے ہیں عقل شہوت اور غصہ سے مل کر اخلاق بنتے ہیں اور محبت بھی ایک خلق ہے۔ جو حیوانوں میں پائی جاتی ہے وہ کہتے ہیں عقل اور شہوت یا عقل اور غصہ کے ملنے سے تمام اخلاق بنتے ہیں۔ مگر حیوانوں میں عقل نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے محبت جسے اخلاق میں شمار کیا جاتا ہے پائی جاتی ہے اس لئے معلوم ہوا عقل شہوت اور غصہ اخلاق کا منبع نہیں ورنہ حیوانوں میں کوئی خلق نہ پایا جاتا۔

بقیہ : ص ۵

نہیں لیکن بہرحال اسی جگہ پر بابری مسجد کا بنانا جہاں پہلے موجود تھی ہندو خاص طور پر کٹر ہندوؤں کو یہ بات کسی طرح منظور نہیں ہوگی اور اس سے ملک میں فسادات پھیلنے کا امکان ہے اور اگر مسجد وہاں بنانی شروع کر دی گئی تو سارے ملک میں اس بات کا امکان ہے کہ آگ لگ جائے گی

بقیہ : ص ۴

کر شادیاں کرو کفو سے باہر کی ہوئی شادیاں بالعموم ناکام ہوتی ہیں ایک مرتبہ ایک نوجوان جس نے زعفرانی رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کی ہے اس نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ۔ مزید پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم بالکل نوجوان ہو کسی جوان لڑکی سے شادی کرتے جو تم سے کھیلتی اور تم اس سے یعنی مزاجوں کی ہم آہنگی بہت اہم ہوتی ہے کسی زمانہ میں ہندوستان میں امراء اور تعلیم یافتہ گھرانوں میں لڑکیوں کو مجلس کے آداب۔ نشست برخاست بولنا چالنا۔ مردوں سے گفتگو کے طریق اور آداب شعر و ادب۔ رائج الوقت کتب اور ادب کا مطالعہ وغیرہ وغیرہ کی باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی تاکہ وہ اپنے خاوندوں کی حقیقی ساتھی بننے کی دولت سے مالا مال ہوں اس زمانہ بلکہ زمانہ قریب تک اس وجہ سے کہ مردوں کو ان کی دلچسپی کے موضوعات پر اپنی بیوی سے رفاقت نہیں ملتی تھی تو ان کا بیشتر وقت اپنے دیوان خانوں میں دوستوں کی محفلوں میں گزرتا تھا یا پھر بالا خانوں پر اور وہ صرف رات کو سونے کے لئے گھر کا رخ کرتے تھے۔ اس لئے خدا را بدلتے ہوئے حالات اور ہوا کا رخ پہچانیئے۔ شادی جیسے سنجیدہ مسئلہ کو گڈے گڈی کی سطح سے نکال کر اسے اپنا صحیح مقام دیں۔ میاں بیوی میں مشترکہ دلچسپیاں پیدا کرنی بہت ضروری ہیں مثلاً ایک آدمی کو موسیقی سے دلچسپی ہے یا کرکٹ سے دلچسپی ہے اور اس کی بیوی اس کی ابجد سے بھی واقف نہیں تو ان کی زندگی میں ایک خلا سا رہے گا میں نے ایک مرتبہ ایک رسالہ میں پڑھا تھا کہ انگلستان کی ملکہ الزبتھ نے جسے پولو کی کھیل میں کوئی دلچسپی نہ تھی محض اس لئے کہ اس کا خاوند پولو کا بہت شوقین ہے اس نے پولو کی کھیل میں دلچسپی لینی شروع کر دی اور ادھر پرنس فلپ نے گھوڑ دوڑ میں کیونکہ ملکہ کو گھوڑ دوڑ کا جنون کی حد تک لگاؤ ہے غرض دونوں ساتھیوں کو چاہئے کہ Common Interest پیدا کریں تاکہ وہ حقیقی طور پر ایک دوسرے کے ساتھی بن سکیں اور ان کی ازدواجی زندگی خوشگوار گزر سکے اس لئے عورتوں کو ایسی تعلیم سے آراستہ کریں جو صرف کھانا پکانے سینا پرونے کی حد تک محدود نہ رہے کیونکہ فی زمانہ ان کی وہ اہمیت نہیں رہی جو کسی زمانہ میں تھی گو اب بھی ان کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ مگر اب زمانے کے اور تقاضے بھی ہیں جن کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شادی کے لئے حسن اور مال کو معیار نہ بناؤ کیونکہ یہ دونوں چیزیں آنی جانی ہیں حسن کی دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک حسین موجود ہے۔ مال میں ایک سے ایک بڑھ کر مالدار ہیں اگر یہ چیزیں معیار بناؤ گے تو پھر کسی مقام پر پہنچ کر تسلی نہیں پاؤ گے اس لئے دین کو معیار بناؤ کہ یہ قائم رہنے والی چیز ہے یہاں دین سے مراد صرف عبادات نہیں ہیں دین تو زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتا ہے اس لئے مرد اور عورت دونوں ایسے ساتھی کا انتخاب کریں جس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہوں جو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں کیونکہ حقیقی ایمان دار کی جنت اسی دنیا میں شروع ہو جاتی ہے اور اس زندگی کو جنت بنانے کے لئے جن اوصاف کی ضرورت پڑتی ہے یا آپ کو درکار ہے کیونکہ ہر انسان کی جنت علیحدہ ہوتی ہے تو ان اوصاف کے حامل مرد یا عورت تلاش کریں۔ یہ ایک عام مقولہ ہے کہ جو زبان خلق سے عام سننے میں آتا ہے کہ زندگی ایک گاڑی ہے اور مرد اور عورت اس کے دو پہیئے ہیں اور جب تک یہ دونوں پہیئے ایک سمت میں ایک ہی رفتار سے نہ چلیں گاڑی رواں دواں نہیں رہتی۔ ایک پہیہ ایک رفتار سے چل رہا ہو اور دوسرا دوسری رفتار سے یا ایک پہیہ ایک سمت میں چل رہا ہو دوسرا دوسری سمت میں تو آپ اس گاڑی کے حشر کا خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

شادی تمام تر احتیاط اور معلومات حاصل کرنے کے باوجود اندھیرے میں چھلانگ والی ہی صورت رہتی ہے خدا معلوم کہ نیچے پھولوں کی سیج ہے یا کانٹوں کی وادی اس لئے عالم الغیب خدا سے استخارہ کے ذریعہ راہنمائی ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ممکن ہے کہ تم جس چیز کو پسند کرتے ہو وہ بالآخر تمہارے لئے نقصان دہ ہو اور جو تمہیں پسند نہیں وہ بابرکت۔

تبدیلی سائیکل

○ مورخہ ۹۳-۹-۲۱ بروز منگل بوقت تقریباً چھ بجے شام میری سائیکل میری دوکان متصل شریف ڈینٹل کلینک کے سامنے سے کوئی دوست غلطی سے لیکر چلے گئے ہیں اور اپنی سائیکل وہاں چھوڑ گئے ہیں۔ جن صاحب کی ہو ان سے گزارش ہے کہ تبدیل کر لیں۔

محمد یونس کلاتھ مرچنٹ
متصل شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ کے خریداران
الفضل متوجہ ہوں

ربوہ کے جو احباب ماہ بماہ چندہ ادا کر کے لوکل ایجنسی سے پرچہ خریدتے ہیں۔ ازراہ کرم وہ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے دفتر الفضل کو آگاہ کریں۔ بذریعہ فون بھی اطلاع دی جا سکتی ہے۔

مینیجر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میجر منظور احمد صاحب ساہیوال کا پراسٹیٹ کا آپریشن بخیر و خوبی انجام پا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعد میں بھی کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی ہے مکرم میجر صاحب تمام دعا گو بزرگوں دوستوں عزیزوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

○ محترم فقیر محمد صاحب کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین کا دل کا والو لیک ہے اسی سلسلہ میں ڈاکٹروں نے دل کا آپریشن تجویز کیا ہے۔

○ محترمہ عائشہ بی صاحبہ زوجہ مکرم میاں سلطان بخش صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع چکوال مختلف عوارض میں مبتلا ہیں چلنے پھرنے میں تکلیف ہے۔

○ مکرم عبدالرؤف صاحب آف بورے والا کی بیٹی آسماء رؤف جو بی۔ اے میں پڑھتی ہے۔ ایک ماہ سے بیمار ہے اور لاہور میں زیر علاج ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب آف گلشن اقبال کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ۔

مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب (آف درگا نوالی ضلع سیالکوٹ) مورخہ ۹۳-۱۰-۱۲ کو بعمر نوے سال رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۹۳-۱۰-۱۳ کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصراللہ صاحب ناصر مربی سلسلہ نے دعا کرائی

احباب کرام کی خدمت میں محترم چوہدری صاحب موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

قرارداد تعزیت

○ مورخہ ۱۳- ستمبر ۹۳ء کو مجلس نابینا کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مکرم قاری حافظ فتح محمد صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مکرم حافظ قاری فتح محمد صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۶- اکتوبر- دن کو دھوپ میں گرمی کا احساس ہوتا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۱ درجے سنٹی گریڈ

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ففٹی ففٹی فارمولا طے کرنے کا کسی کو حق نہیں عوام کا فیصلہ ہی اصل فیصلہ ہے ۱۹۸۸ء کے مقابلے میں ہمارے پاس زیادہ مارجن نہیں ہے لیکن ہم نے اتحادیوں کے ساتھ مل کر زیادہ اکثریت حاصل کر لی ہے- ہم اچھی طرح حکومت چلائیں گے- انہوں نے کہا کہ ہمیں علم نہیں شراکت اقتدار کی تجویز کس کے ذہن کی پیداوار ہے- ہم اکثریت کا اقتدار اقلیت کو کیوں دیں-

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ تقسیم اقتدار کا فارمولا بے نظیر نے بھیجا تھا اب وہ اس سے پیچھے ہٹ گئی ہیں- انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر دو دو گھنٹے کے بعد پینترے بدل رہی ہیں- انہوں نے کہا کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھ جائیں گے لیکن بے نظیر کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے- انہوں نے کہا کہ نگران وزیر اعظم تین ماہ تک ہمارے خلاف انتخابی مہم چلاتے رہے ہیں ان کے سارے بیانات ہمارے خلاف تھے انہوں نے الزام لگایا کہ اب ہارس ٹریڈنگ بھی پیپلز پارٹی نہیں بلکہ نگران حکومت کے عہدیدار کر رہے ہیں- اب معین قریشی کیا کہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے اپنے فارمولے میں مل کر آٹھویں ترمیم ختم کرنے کی بھی تجویز دی تھی اور ایک دوسرے کی حکومت غیر مستحکم نہ کرنے کی بھی-

○ قومی اسمبلی کے ۱۸۷- اراکین نے حلف اٹھایا- سپیکر گوہر ایوب نے اجلاس کی صدارت کی- محترمہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف سمیت چار سابق وزراء اعظم نے حلف اٹھایا- دوہری رکنیت کی وجہ سے مخدوم امین فہیم، مصطفیٰ کھر، چوہدری اختر حسین، مہدی حسن بھٹی، ممتاز ٹمن، شہباز شریف، چوہدری ریاض احمد، چوہدری نثار علی، شفقت عباس، چوہدری شیر علی اور سردار مہتاب احمد عباسی نے ابھی حلف نہیں اٹھایا- اتوار کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہوگا-

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ پنجاب میں ہماری حکومت بنے گی اتوار کو پارٹی پوزیشن واضح ہو جائے گی- انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کے اراکین میں کوئی کھوٹ نہیں یہ بھٹی سے کندن بن کر نکلے ہیں-

○ خیال ہے کہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت بننے کی صورت میں وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو ہونگے- اسی طرح قومی اسمبلی میں مسٹر یوسف رضا گیلانی پیپلز پارٹی کی طرف سے سپیکر شپ کے امیدوار ہونگے- ڈپٹی سپیکر کے لئے مسٹر ظفر علی شاہ- سندھ کا نام دیا گیا ہے- پنجاب اسمبلی کے سپیکر کے لئے مسٹر حنیف رامے کا نام ہے- مخدوم الطاف سینئر وزیر ہونگے جبکہ اعتزاز احسن کو اٹارنی جنرل بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے-

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ انتخابات کو بڑی ہوشیاری سے "انجینئرڈ" کیا گیا- اخباری سروے کے مطابق جے یو آئی کو ۱۴ سیٹیں ملنی تھیں- ہم اس سلسلے میں حقائق اکٹھے کر رہے ہیں کہ ہماری سیٹیں کم کیسے ہو گئیں-

○ اسلامی جمہوری محاذ نے صوبہ سرحد میں نواز لیگ کی حمایت کرنے کا اعلان کر دیا ہے- مولانا فضل الرحمان نے مرکز میں وزارت کی پیش کش مسترد کر دی ہے-

○ اقلیتی رکن رانا چندر سنگھ اور بلوچستان سے آزاد رکن قومی اسمبلی مسٹر ظفر اللہ جمالی نے پیپلز پارٹی کی حمایت کرنے کا اعلان کر دیا ہے- فاٹا کے سات اراکین نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کی اور انہیں اپنی حمایت کا یقین دلایا-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو "دعائیں لینے" مولانا سمیع الحق کے گھر پہنچ گئیں انہوں نے کہا کہ اسلام پر میرا تصور واضح ہے- یہی دین عدل و رحمت دے سکتا ہے- اور انسانی حقوق کا محافظ ہے انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تعاون چاہتی ہوں- مولانا سمیع الحق نے کہا کہ عورت کے اقتدار پر اسلام کا اصول اٹل ہے- آپ لبرل طبقوں میں مقبول ہیں دینی طبقوں کو ناراض نہ کیا کریں-

○ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ منشیات کے مقدمات میں ملوث پانچ بڑے سمگلروں کو جو راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں قید ہیں امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا- ان افراد پر امریکہ اپنے ہاں مقدمات چلائے گا-

○ اراکین اسمبلی کے انتخابی اخراجات اور جائیداد کے گوشواروں کی چھان بین چند روز تک شروع کر دی جائے گی-

○ پیپلز پارٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے پنجاب کے ۱۲۶- اراکین کی حمایت حاصل ہو گئی ہے-

○ محترم بے نظیر بھٹو نے فیصل صالح حیات کو پنجاب میں پارٹی امور کا نگران مقرر کر دیا ہے- وہ پنجاب میں حکومت کی تشکیل کے لئے منظور وٹو سے مل کر اقدامات کریں گے-

○ مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ہمارے بعض رہنما میاں منظور احمد وٹو کی نامزدگی پر نظر ثانی کے حامی ہیں- انہوں نے کہا کہ جو بھی شخص زیادہ آزاد اراکین کی حمایت حاصل کرے گا وہی پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کا مضبوط امیدوار ہوگا-

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ قوم جلد ہی ہماری طرف لوٹ آئے گی- اسلامی فرنٹ نے دونوں مفاد پرست گروہوں سے سمجھوتہ نہ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا اس کو وقت نے صحیح ثابت کر دیا ہے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کو اتفاق رائے سے قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کا قائد منتخب کر لیا گیا ہے-

○ مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی اور ۱۶- دیگر علماء نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ عورت کو مملکت یا حکومت کا سربراہ بنانا یا اس کی کوشش کرنا شرعاً گناہ ہے-

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ صورت حال منگل سے پہلے واضح ہوتی نظر نہیں آتی شہباز شریف کی قومی اسمبلی سے غیر حاضری سے اشارہ ملتا ہے کہ نواز مسلم لیگ پنجاب کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے پورا زور لگا رہی ہے-

دورِ جدید کی شوز کی دنیا کی اعلیٰ ورائٹی
SHAMIN SHOES
بچگانہ - زنانہ اور مردانہ ورائٹی
ڈیلر: نیو کامران شوز گولبازار ربوہ

گل گھوٹو، منہ کھر اور سرکن کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، اپھارہ سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، رحم نکلنا جیر، چیچک، واہ، زہرباد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں نار گلٹی پیدا ہو جانا وغیرہ کیلئے
کیوریٹو ادویات حیوانات دستیاب ہیں
لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک 1 روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون کلینک ۶۰۶ ہیڈ آفس ۷۷۱
ڈسٹری بیوشن: ۲۱۱۲۸۳

سرگودھا میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
الکریم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۳۴

پتہ